REGD, No, P, 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ (?) ... (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ

بدر

قادیان

جلد ۱۵

شمارہ ۲۴

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:۔ فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۔/۷ روپے
ششماہی ۔/۴ ″
ممالک غیر ۔/۸ روپے
فی پرچہ:۔ ۱۵ نئے پیسے

۱۶ احسان ۱۳۴۵ھش	۲۴ صفر ۱۳۸۵ھ	۱۶ جون ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۴ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۷ جون کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

الحمدللہ۔

قادیان ۱۴ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔

الحمدللہ۔

مغرب سے سچائی کے آفتاب کا پُر کیف طلوع

یورپ میں رونما ہونے والے روحانی انقلاب کی ایک جھلک

(۲)

مغرب سے اُبھرتے ہوئے سورج کی یہ ضیا یقیناً ایک روشن اور پُر شان دن کی آئینہ دار ہے۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوگی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کند ہوگا جب تک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ رہیگا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔" (تذکرہ صفحہ ۲۸۶)

یہ وہ خدائی سکیم ہے جو اپنے وقت پر پوری ہوگی جس طرح دنیا کی حکومتیں پانچ سالہ اور دس سالہ سکیمیں اور منصوبے تیار کرتی ہیں۔ اسی طرح روحانی نظام میں بھی خدائی سکیمیں تیار ہوتی ہیں اور آسمان کے فرشتے زمین پر اپنی روحانی تاثیرات ڈال کر اس روحانی بارش کے ذریعہ ان سکیموں کی آبیاری کرتے رہتے ہیں کیا کسی انسانی تدبیر کے ہاتھوں یہ تغیر رونما ہو سکتا تھا کہ عیسائی اپنے مذہب کے سب سے اہم اور بنیادی عقیدہ یعنی مسیح کی صلیبی موت کے بارے میں نہ صرف یہ کہ شک و شبہ کا شکار ہو جائیں بلکہ جدید اور سائنٹیفک تحقیقات کی روشنی میں اسے سراسر غلط اور بے بنیاد قرار دینے لگیں۔

حال ہی میں جرمن سائنسدانوں کے ایک گروہ نے اٹلی کے مشہر تورن سے ملنے والے مسیح کے دو ہزار سالہ پرانے کفن کے متعلق تحقیقات کی۔ جن کے نتائج DAS LINEN کی صورت میں BY KURT BARNA جرمنی سے شائع ہوئے ہیں۔ ماہرین نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر سے زندہ اتارے گئے تھے۔ کیونکہ آپ کے خون اور جسم پر لگائے جانے والی دواؤں کے نشانات کفن پر موجود ہیں جن کا فوٹو لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اس وقت زندہ تھے۔ آپ کی آنکھیں کھلی تھیں اور دل باقاعدہ کام کر رہا تھا۔

ماہرین کی اس تحقیق کا شائع ہونا تھا کہ یورپ کے خیلات میں اس تحقیق کے بارے میں رائے زنی شروع ہوئی۔ جس پر چرچ کو ایک شدید صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ جیسا کہ سٹاک ہالم کے ایک اخبار نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۷ء کے اداریہ میں لکھا کہ اس تحقیق کے نتیجہ میں کیتھولک چرچ کی مذہبی تاریخ کا ایک اہم راز منکشف ہو کر رہ گیا ہے" پھر اسی مضمون میں آگے چل کر مصنف لکھتا ہے کہ "بائبل کہتی ہے کہ مسیح نے صلیب پر جان دے دی۔ مگر سائنسدان معرضین کے دل نے عمل کرنا بند نہیں کیا تھا"۔

اس تحقیق کی اشاعت پر عیسائی چرچ پر جو خوف طاری ہوا۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ چرچ کے دباؤ سے اس کتاب کی اشاعت بند کر دی گئی۔ ہمارے جرمن مشن کی طرف سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات کے بارے میں شائع کی جانے والی ایک کتاب کے لئے DAS LINEN کے مصنف سے اس کتاب کے بعض حوالہ جات کو نقل کرنے کی اجازت طلب کی گئی تو کتاب کے مصنف نے تحریری طور پر ہمارے مشن سے معذرت کرتے ہوئے لکھا کہ "اسے اندیشہ ہے کہ اس وجہ سے چرچ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے"۔ عیسائی چرچ اپنا دباؤ ڈال کر ایسی کتابوں کی اشاعت کو تو روک سکتا ہے۔ لیکن عیسائی عقائد کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات اور عدم یقین کا جو سیلاب امڈا چلا آرہا ہے اسے اب چرچ کا کوئی بند بھی روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اخبار بین حضرات جانتے ہوں گے کہ چند سالوں سے بڑے پیمانہ پر کلیسا کے مختلف فرقوں میں اتحاد کے ذریعہ پیدا کرکے عیسائیت کے نیم مردہ جسم میں آکسیجن کے ذریعہ مصنوعی تنفس پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن اب خدا تعالےٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ اس مردہ کو قبر میں اتار دیا جائے۔ اور تثلیث اور انسان پرستی کے مذاہب کی صف کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے لپیٹ دیا جائے۔ اب مشیت ایزدی یہی ہے کہ یورپ کی تشنہ روحیں جو مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپ تڑپ کے جاں بلب ہو رہی ہیں اسلام کے شیریں چشمہ سے سیراب ہو کر حیات ابدی کی لازوال نعمتوں سے سرفراز ہوں۔

یورپ کے وہ خوش نصیب وجود جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی کے اثر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا پہن کر اور اپنی زندگیوں کو اسلامی احکام اور قرآنی تعلیمات کے مطابق ڈھال کر یورپ کی رسوم و رواج کے خلاف عملی جہاد میں برسر پیکار ہیں۔ ان کی یاد اب بھی مجھ جیسے کمزور اور بے عمل کے لئے مہمیز کا کام دے کر رشک کے جذبات پیدا کر دیتی ہے۔

یورپ کے مختلف ممالک کے بعض ان احمدی نوجوانوں کا تذکرہ جو احمدیت کے نور سے منور ہو کر اسلام جیسے جوہر بے بہا کی قدر سمجھ کر اب اس نور کو اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچانے کے لئے بیتاب نظر آتے ہیں کا تذکرہ تفصیل طلب مضمون ہے۔ تاہم احمدیت کے ان ہونہار فرزندوں میں سے چند ایک کا مختصر تعارف اس مضمون کے ضمن میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ان میں سے قابل ذکر ایک تو جرمنی کے محترم بھائی عبد السلام میڈسن ہیں۔ انہیں ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کا آنریری مبلغ ہونے کا شرف حاصل ہے گزشتہ چند سالوں میں دو مرتبہ مرکز سلسلہ میں تشریف لا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ملاقات سے شرف یاب ہوئے (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے نامی آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۶ جون ۱۹۶۶ء

الوصیۃ اور غلبۂ اسلام

جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے اور دین کے لئے ہر قسم کی مسلسل بے انتہا جدوجہد کرتے چلے جانے کے لئے جماعت احمدیہ کے دعوے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے قدم بقدم زینہ بہ زینہ ترقی کی منازل طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جماعت اپنے وعدوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے دینی طاقت اور حیثیت سے بڑھ کر انتشار یا نمایاں کر رہی ہے کہ اس کی مساعی جمیلہ خوشنودی خدا سے نصرت و تائید حاصل کرنے کی مستحق قرار پا چکی ہیں۔ اور آج دنیا کے مختلف مقامات پر ہمارے تبلیغی مشن جاری ہیں۔ مساجد کے بلند مینار اور بے شمار تبلیغی لٹریچر جماعت کی بیداری، فرض شناسی اور اولوالعزمی کی آئینہ دار اور بین دلیل ہے کہ اس سے انکار ممکن ہی نہیں رہا۔ گویا جماعت اپنے وجود اور حیثیت کو دنیا سے تسلیم کروا چکی ہے۔ اور اس وقت اغیار بھی جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوے عاید کرنے کے باوجود میدانِ تبلیغ میں اس کے کارہائے نمایاں کا اعتراف کرتے ہیں۔

یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ اور اتنی چھوٹی سی جماعت اتنے تھوڑے سے عرصہ میں اتنی آفاقی حیثیت کیسے اختیار کر گئی کہ آج دنیا کے مختلف ممالک میں اس کے تبلیغی مشن نہایت کامیابی سے کام کر رہے ہیں اور لاکھوں روپیہ ہر سال تبلیغ و اشاعت اسلام پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس کا جواب تاریخ احمدیت میں جماعت کی ستر سالہ زندگی سے ملے گا۔ جو بہت واضح اور مثبت ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے جانی اور مالی قربانیوں کا جو معیار مقرر فرمایا تھا۔ خدا کے فضل سے جماعت روزِ اول سے ہی اس پر قائم ہو گئی۔ اور پھر بتدریج قربانیوں کی کھاد ڈال ڈال کر جماعت بارور ہوتی چلی گئی۔

سب سے پہلے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اشاعت لٹریچر کے لئے مالی قربانیوں کی دعوت دی جب پر جماعت نے بڑے اخلاص اور تعہد کے ساتھ لبیک کہا۔ اور احمدیت کا لٹریچر قادیان کی بستی سے نکل کر ہندوستان کے مختلف دور دراز گوشوں تک پہنچنے لگا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور نے الوصیۃ کا نظام جاری فرمایا۔ جس نے جماعت کے اندر یہ تصور پیدا کر دیا کہ موت سے ہمکنار ہوئے بغیر حیاتِ ابدی نہیں پائی جا سکتی۔ گویا وصیت کا نظام جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن مخلصین جماعت کو نظام وصیت کو سمجھنے کی توفیق دی انہوں نے اپنی ضروریات کو مؤخر کرتے ہوئے اس میں شمولیت اختیار کی۔ لیکن ابھی جماعت کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس نے نظام وصیت کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت اور اسلام کے روحانی غلبہ کے لئے تین سو سال کے عرصہ کی تعیین فرمائی ہے۔ ادھر اگر ایک نسل کی اوسط عمر ۳۰ سال شمار کر لی جائے۔ اور جماعت کے تمام افراد نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔ اور مثلاً ایک خاندان دس پشتوں تک نظام وصیت میں شامل ہوتا چلا جائے تو تین سو سال گذرنے پر اس دور کے خاندان کی جائداد کا ۳/۲ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر زید کے پاس دس ایکڑ زمین ہے۔ اور اس کی آئندہ دس نسلوں میں ایک ایک بیٹا ہوتا چلا جائے اور وہ موصی ہو۔ تو دسویں نسل تک زید کی موجودہ جائداد میں سے ۳/۲ جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل ہو جائے گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت کے ذریعہ جماعت کو قربانیوں کے لئے تیار کرنا چاہا ہے اور احمدیت اور اسلام کے غلبہ کو وصیت کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے لیکن چونکہ جماعت کی تعداد کے مقابلہ پر ابھی موصیوں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے ضرورت ہے کہ نظام وصیت کو وسیع کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن جلد لائے کہ ساری دنیا اسلام و احمدیت کی حلقہ بگوش ہو جائے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

(ف۔ ا۔ گ)

سپاسنامہ منجانب لجنہ اماء اللہ کٹک صوبہ اڑیسہ

بخدمت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سب سے پہلے ہم لجنہ اماء اللہ کٹک کی تمام ممبرات حضرت احدیت جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتی ہیں۔ کہ اس حقیقی مالک نے ہم کو یہ مسرت و برکت و رحمت کا دن دکھایا کہ ہمارے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے واجب الاحترام افراد موجود ہیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بھتیجی، حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیاری بہو اور حضور کے فرزند ارجمند یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چھوٹے بھائی محترم صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ مع صاحبزادہ اور صاحبزادیاں ہم دور افتادہ اور غریب احمدیوں کے درمیان آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رونق افروز ہیں۔

اس مبارک اور واجب التعظیم اور عالی مرتبت خاندان کے لوگوں کا کٹک میں آنا لجنہ کے جلسہ کو اپنی گراں بہا شمولیت سے نوازنا اور پُر معارف و بابرکت و مفید نصائح سے ہمارے مردہ دلوں کا احیاء کرنا اور اپنی ضیا بار کرنوں سے ہمارے قلوب کو منور کرنا اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت غیر مترقبہ اور ہمارے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ ہم جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے الحمد للہ۔

اے عالی مرتبت ذی شان اور مقدس خاندان کے مہمانو!! ہم دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے سرتاج حضرت صاحبزادہ میاں صاحب موصوف کا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے تمام افراد کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے تاکہ آپ سب کے وجود سے ہم فیض روحانی پاتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

ہم ممبرات لجنہ آپ کا بہت بہت دلی شکریہ ادا کرتی ہیں کہ ایک طویل مسافت اور تکلیف دہ سفر کی صعوبتوں کو محض ہماری ملاقات کی خاطر اس موسم گرما میں آپ نے برداشت کیا۔ یہ عمل خاندان مقدس کے عالیشان مقام کو ظاہر کرتا ہے۔

اے مبارک وجود کے مایۂ ناز گوشۂ جگر!! آنمکرمہ کا اڑیسہ آنا یعنی الٰہی تصرفات میں سے ہے کیونکہ یہ محض حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی برکات و فیوض کی ہی ضیا پاشیاں ہیں کہ کٹک میں احمدی مستورات نے لجنہ قائم کر لی ہے۔ آنمکرمہ کی بابرکت تشریف آوری کی برکت سے ہمارے اندر روحانی جوش اور ایمانی ولولہ اور عشق احمدیت کام کرنے لگا ہے۔ الحمد للہ۔

محترمہ آنمکرمہ مع حضرت صاحبزادہ میاں صاحب اڑیسہ کے مختلف مقامات کا دورہ فرما رہی ہیں اور مستقبل قریب میں بھی دوسرے مقامات کا دورہ فرمائیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حالت میں ہر سفر و حضر میں آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور ان کے افضال و انوار و برکات سے ہم سب شامل حال ہوں۔ آمین۔

اڑیسہ کی تاریخ احمدیت میں خاندان نبوت کی آپ ہی اول قرن مایۂ ناز خاتون ہیں جو اڑیسہ کے مختلف مقامات پر باوجود سفر کی تکلیف دہ حالت کے سفر کر رہی ہیں اور اڑیسہ کی تمام احمدی مستورات کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنی ہیں۔

اے مبارک و مقدس و مطہر بہن!! آپ ہم کو اپنی محبت آمیز اور وجد آفریں وبابرکت و پُر نور دیگر معارف کلام سے تازگی عطا فرمائیں کہ آنمکرمہ کی تشریف آوری ہمارے لئے مسرت و برکت و افضال و انوار الٰہی کا پیغام لائی ہے۔ نیز بصد ادب و کمال عجز ہماری گزارش ہے کہ کٹک میں جماعت احمدیہ کے جو قلیل احباب رہتے ہیں۔ ہماری بچیاں بفضلہ اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہی ہیں اور ہمارے بچے بھی مختلف اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے۔ چونکہ یہ تمام برکات و فیوض حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ اسلئے ہم درود شریف پڑھ کر سپاسنامہ کو ختم کرتی ہوں۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم بارک علی محمد و علی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ والسلام بالاحترام خاکسار ممبرات لجنہ۔

خطبہ جمعہ

سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض اور ہماری زندگی کی غایت یہ ہے کہ تمام اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمارے پاس مادی سامان موجود نہیں اسلئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں پر بہت زور دیں

(اور)

اس سے یہ التجا کریں کہ اے قادر و توانا خدا! تو ہی اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب فرما

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳؍ جون ۱۹۶۶ء

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں پھر اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ

دعاؤں پر بہت زور دیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض ہماری زندگی اور وجود کی غایت یہی ہے کہ تمام اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ اور اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آکر سب دنیا میں پھیل جائے مگر ہمیں ظاہری اور مادی سامان اور اسباب اور ذرائع میسر نہیں جن سے کام لے کر ایسا ممکن ہو۔

حق تو یہ ہے کہ

مادی وسائل اور مادی اسباب

ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی میسر نہ تھے۔ فتح و کامرانی کے جو نظارے دُنیا نے آپؐ کے ہاتھ پر دیکھے وہ ظاہری سامانوں کے مرہون نہ تھے۔ پھر وہ معجزانہ انقلاب عظیم کیوں اور کیسے پیدا ہوا کہ پہلے عرب اور پھر معروف دُنیا کی سب وحشی اقوام، شیطان کی غلام، یکدم اپنی وحشت اور درندگی کو چھوڑ کر شیطان سے منہ موڑ کر صالح انہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنے رب، اپنے پیدا کرنے والے کے آستانہ پر آ گریں۔ اس کیوں کا جواب دیتے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ و غمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔“

اس میں شک نہیں کہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی

کی شان ایک بے مثال مقام رکھتی ہے۔ اور کوئی دوسرا اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ آپؐ کے ایک فرزند جلیل مہدی معہود علیہ السلام آپؐ کے قریب تک پہنچے مگر آپؐ کی شان آپؐ ہی کی شان ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ باوجود اس کے کہ ہر رنگ اور ہر لحاظ سے آپؐ بے مثال ہیں۔ آپؐ کو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے ایک اسوۂ حسنہ بنا کر ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ پس

ہمارے لئے بھی ضروری ہے

کہ اس میدان میں بھی جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اس قسم کا سوز و گداز اور باخعٌ نفسک والی کیفیت پیدا کریں۔ کہ جو ہمیں آپؐ کے ساتھ ملتا جلتا بنا دے۔ آپؐ کا رنگ ہم پہ چڑھا ہو۔

اس لئے میں اپنے بھائیوں سے کہوں گا کہ آپ ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے کامل یقین، کامل امید، کامل توکل، کامل محبت، کامل وفاداری، کامل تذلل اور فروتنی کے ساتھ جھکیں اور نہایت درجہ چوکس اور بیدار ہو کر غفلت، دوری اور غیریت کے ہر پردہ کو چیرتے ہوئے فنا کے میدانوں میں آگے ہی آگے نکلتے چلے جائیں یہاں تک کہ بارگاہ الوہیت پر پہونچ کر اپنے دل اور دماغ اپنے جسم اور اپنی روح اس کے حضور پیش کر کے اس سے

ان الفاظ میں ملتجی ہوں

کہ ”اے ہمارے قادر و توانا خدا! ہم عاجز بندے عاجزانہ دعائیں کرتے ہیں! اور تمام اقوام عالم کے کان، آنکھ اور دل کھول دے کہ وہ تجھے اور تیری تمام صفات کاملہ کو شناخت کرنے لگیں اور توحید حقیقی پر قائم ہو جائیں۔ معبودان باطلہ کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر اخلاص سے صرف تیری پرستش کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے اسی طرح بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰؐ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔“

اے ہمارے خدا! ہمیں ہماری زندگیوں میں اقوام عالم میں یہ تبدیلی دکھلا۔ اے سب طاقت اور قدرت کے مالک ہماری عاجزانہ دعاؤں [illegible] کو سُن! اور اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کر دے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

جماعت کے پرانے مخلص احمدی بزرگ مکرم محمد مصطفیٰ صاحب عمر ۷۰ سال بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۹ اپریل کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ سلسلہ کے فدائی وجان نثار تھے۔ کئی دفعہ سزا دی گئی۔ آپکو احمدیت سے برگشتہ کرنے کیلئے مخالفت پر تُل گئے۔ کاروبار میں نقصان پہنچایا۔ لیکن آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ اللہ تعالےٰ آپکی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے آپکی مغفرت فرمائے نیز آپکی اولاد کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق [illegible]

رپورٹ

دورہ اڑیسہ بہ سلسلہ تحریک جدید و فضل عمر فاؤنڈیشن

(مرسلہ محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

سب سے پہلے راقم الحروف کے نام مکرم و محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کا ارشاد نامہ شرف صدور لایا کہ آپ مجھے تبلیغی خدمات کی بجا آوری کے لئے شمالی یا جنوبی ہند کے دورہ پر بھیجنا چاہتے ہیں۔ اور پھر مکرم ناظر بیت المال قادیان کا خط موصول ہوا کہ وہ خاکسار سے بسلسلہ تحریک جدید و فضل عمر فاؤنڈیشن صوبہ بہار و اڑیسہ کا دورہ کروانا چاہتے ہیں۔ جواباً عاجز نے دونوں بزرگوں کی خدمت میں تحریر کر بھیجا کہ خاکسار ہر وقت ہر جگہ اور ہر قسم کا دورہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ارشاد فرمایا جائے تعمیل ہوگی انشاء اللہ۔

اس پر صاحبزادہ صاحب نے تحریر فرمایا کیونکہ ان کا ذاتی دورہ جب بھی مجھے اس کی ہدایت کا شرف حاصل ہوگا ذرا دیر سے شروع ہوگا اور نظارت بیت المال کا مجوزہ دورہ جلد تر شروع ہو رہا ہے اسلئے پہلے یہ مالی دورہ کر لیا جائے جس کے بعد جب موصوف اپنے دورہ کے دوران کلکتہ پہنچیں گے۔ تو اڑیسہ جاتے ہوئے خاکسار کو اپنے وفد میں شامل فرما لیں گے۔

کلکتہ و مضافات میں بے چینی اس کے بعد حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ کلکتہ اور اس کے مضافات میں غیر یقینی حالات رونما ہونے لگے اور یہ بے چینی دن بدن بڑھنے اور پھیلنے لگی۔

۸ مارچ کو مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال قادیان کا ایک خط موصول ہوا کہ اس اثناء میں کلکتہ کے حالات بہت خراب ہو گئے۔ اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نے مرکز کی ہدایت پر صوبہ بہار کا دورہ شروع کر دیا۔

کلکتہ میں مکرم چوہدری صاحب موصوف بہمراہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۸ اپریل چار پانچ بجے صبح کے وقت کلکتہ تشریف لے آئے۔ اب انسپکٹر صاحب موصوف اپنے علاقہ مفوضہ کا موں کی دیکھ بھال میں لگ گئے۔ خاکسار نے مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ مل کر مالی تحریکات کے سلسلہ میں احباب کرام سے خصوصی ملاقاتوں اور ترغیب و تلقین کا کام شروع کر دیا۔ چنانچہ مختلف مقامات میں بفضلہ تعالیٰ -/۱۱۹۱۲ کے وعدے ہوئے اور ابھی -/۸۵۹۰ روپیہ نقد بھی وصول ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

بھدرک مکرم چوہدری سعید احمد صاحب موصوف اور خاکسار مورخہ گیارہ اپریل کو اڑیسہ کے دورہ پر روانہ ہوئے اور سب سے پہلے بھدرک میں قیام کیا۔ ہماری رہائش وغیرہ کا انتظام مکرم و محترم جناب خان صاحب مولوی نور محمد صاحب مرحوم سابق پراونشل امیر کے مکان پر تھا اگرچہ ہم اپنے اطلاعی خط کی رسید گی سے پہلے ہی یہاں پہنچ گئے تاہم ہماری آمد کی خبر پاتے ہی احمدی احباب جمع ہونے لگے اور ہم نے انفرادی اور اجتماعی طور پر تحریک جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں اپنا فرض منصبی انجام دینا شروع کر دیا۔ رات کو ایک مختصر سا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار راقم نے مذکورہ بالا دونوں تحریکوں کے بارہ میں وضاحتی تقریر کی۔ اور احباب کے جذبۂ ایثار کو بیدار کیا۔ سامعین نے بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر لیا۔

میرے بعد مکرم جناب چوہدری سعید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات، حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں سامعین کو مالی قربانیوں پر ابھارا۔ الحمد للہ کہ حاضرین جلسہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور اسی وقت -/۲۰۷ روپے لازمی چندہ جات کے بجٹ میں اضافہ کے علاوہ -/۲۹۵ روپیہ کے تحریک جدید کے نئے وعدے ہوئے۔ مکرم جناب شیخ محمد زکریا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک اور دیگر دوستوں نے تعاون کیا۔ ۱۳ اپریل کو نماز فجر کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کا درس دیا جس میں پیرایۂ مناسب احباب کو انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک کی۔

نکاح کی تقریب ۱۲ اپریل کو خاکسار نے مسجد احمدیہ بھدرک میں دو نکاحوں کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ تمام احباب سے استدعا ہے کہ ان کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی جائے۔

سورو مکرم جناب مولوی سید محمد حسن صاحب ایک پیر جوان ہمت ہیں۔ جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ آپ جیپ لے کر آئے اور سورو لے جانے کے لئے تقاضا کرنے لگے۔ حالانکہ ہم سورو پیچھے چھوڑ آئے تھے اور خیال تھا کہ واپسی پر وہاں جایا جائے گا۔ سید صاحب موصوف نے بتایا کہ وہاں سورو میں آج ہی ایک احمدی دوست کے ہاں ایک تقریب ہے جس پر تبلیغ احمدیت کا زریں موقع ہے اور اپنے احباب میں مالی تحریک بھی ہو جائے گی اسلئے ہم نے سورو جانا مناسب بلکہ ضروری سمجھا۔ چنانچہ شام تک بذریعہ جیپ سورو پہنچ گئے اور مقامی مسجد احمدیہ میں جا اترے۔

شام کو اس تقریب پر احمدیوں اور غیر احمدیوں کا اجتماع ہوا جس کو ہم نے جلسہ کا رنگ دے لیا۔ چنانچہ قرآن کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے احمدیت کے مخصوص مسائل پر تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ مکرم جناب چوہدری سعید احمد صاحب نے صدارت فرمائی اور مختصر طور پر صدارتی تقریر بھی کی۔ جلسہ کے بعد ایک غیر از جماعت دوست نے ظہور مہدی کے بارہ میں کئی سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ نیز اپنے حلقۂ احباب میں "تحریک جدید" اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں مالی قربانیوں کی تلقین کی چنانچہ یہاں کے احباب نے -/۲۳۰ روپیہ کے اضافہ بجٹ لازمی چندہ جات کے علاوہ تحریک جدید کے وعدوں میں -/۹۵ روپے کا اضافہ کیا۔ تمام دوست اپنے قیمتی تعاون اور اخلاص کے لئے ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں فجزاہم اللہ۔

چودہ اپریل کو نماز فجر کے بعد خاکسار نے مسجد احمدیہ سورو میں قرآن کریم کا درس دیا۔ جس میں ہر قسم کے ایثار بالخصوص مالی قربانیوں کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا زمانہ پانے والوں کو یہی خوشخبری دی ہے کہ

صحابہ کو ملا جب مجھ کو پایا

اس لئے مقام و مرتبہ کی بلندی چاہتی ہے کہ قربانیوں کا معیار بھی بلند ہوتا کہ حقوق و فرائض کی ہم آہنگی قائم رہ سکے۔

کٹک مورخہ ۱۴ اپریل کو قبل دوپہر ہمارا وفد عازم کٹک ہوا۔ بھدرک کے کچھ احمدی احباب بھی ہمسفر تھے۔ ٹرین میں دیگر ہمسفروں کو تبلیغ احمدیت کا اچھا موقعہ ملا جس میں ہر احمدی نے حصہ لیا اور بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا اثر رہا۔ بھدرک اسٹیشن پر احمدیان بھدرک ہم سے رخصت ہوئے۔

بھدرک میں سابق پراونشل امیر جناب خانصاحب مولوی نور محمد صاحب مرحوم و مغفور کی قابل فخر یادگار ان کی بیوہ ہیں رکھتی ہیں۔ آپ ایک مخلص اور فدائے احمدیت خاتون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو بیٹوں، بیٹیوں، پوتوں، پوتیوں اور نواسوں اور نواسیوں کی دولت سے مالا مال کیا ہے جو زیر تعلیم، تعلیم یافتہ اور اچھی پوزیشن رکھنے والے مخلص احمدی اور اپنے مرحوم باپ کے لئے صدقہ جاریہ کا حکم رکھتے ہیں۔ خاتون موصوفہ نے ہماری تواضع کی۔ جزاہا اللہ فی الدارین خیرا۔

کٹک پہنچتے ہی خانصاحب مرحوم کے ایک فرزند ارجمند میاں غلام محمود صاحب ملاقی ہوئے۔ آپ محکمہ ریلوے میں ٹی۔ ٹی۔ ای۔ ہیں۔ آپ بڑی کمال محبت و اخلاص سے پیش آئے۔ اور ہم پہلے آپ ہی کے مکان پر جو اسٹیشن سے بہت زیادہ قریب ہے پہنچے۔ آپ کے اہل و عیال بھی بڑی خاطر و مدارات سے پیش آئے۔ اور مہمان نوازی کا بطور احسن پورا حق ادا فرمایا۔

شام کے بعد ہمارا وفد مکرم جناب سید عبدالقدیر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹک کے مکان پر پہنچا۔ احباب کرام جمع ہو گئے اور نماز عشاء کے بعد جب ان سے سیر حاصل گفتگو کا موقع مل گیا جس میں تحریک جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے بارہ میں خوب وضاحت کی گئی۔ ان تحریکوں کی افادیت اور اہمیت پر خوب زور دیا گیا۔ احباب کرام نے پوری دلجمعی اور دلچسپی کے ساتھ ہماری معروضات کو سنا اور پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ نیز طے پایا کہ کل خطبۂ جمعہ میں جبکہ حاضری بہت زیادہ ہوگی اور بھی زیادہ مؤثر اور زوردار طور پر ان تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی جائے۔

اگلے روز بتاریخ پندرہ اپریل بتقریب جمعہ احباب کا غیر معمولی اجتماع ہوا۔ خاکسار نے خطبۂ جمعہ میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، اسوۂ صحابہ، ارشادات مسیح پاک، فرمودات مصلح موعود، ہدایات خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، سوانح رفقائے احمد کی روشنی میں مالی قربانیوں کا قابل فخر نمونہ پیش کرنے کی تحریک کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں مزید -/۱۲۰۰ روپے کے وعدے ہوئے۔ فالحمد للہ۔

سونگھڑہ مورخہ ۱۶ اپریل کو ہمارا وفد عازم سونگھڑہ ہوا۔ یہاں عصر کے قریب ہم پہنچے۔ یہاں احباب جماعت نے ایک بڑی تعداد میں ہمارا استقبال کیا اور مسجد پہنچے۔ یہاں مولوی سید حسام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے مکان پر ہمارے قیام کا انتظام تھا۔

اسی روز نماز عشاء کے بعد مقامی مسجد احمدیہ سونگھڑہ کا ایک تربیتی اجتماع ہوا جس میں تمام دوست شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم

اور نظم کے بعد پہلے خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس میں مالی قربانیوں میں احمدیوں کے شایانِ شان حصہ لینے کی تحریک کی۔ اور خصوصیت سے "تحریک جدید" اور فضل عمر فاؤنڈیشن کی اہمیت پر زور دیا کہ ان دونوں تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے ہم اپنے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ سے عملی محبت کا ثبوت بہم پہنچا سکتے ہیں۔

میرے بعد مکرم جناب چوہدری محمد احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر سے جستہ جستہ اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور بعد خدا تعالیٰ نے مؤثر کلام ڈالی کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔ یہاں مبلغ -/۱۳۰ روپیہ کے بجٹ لازمی چندہ جات میں اضافہ کے علاوہ تحریک جدید کے مزید -/۲۴۰ روپے کے نئے وعدہ جات و اضافہ جات ہوئے۔ فالحمدللہ۔

کرڈاپلی اگلے روز یعنی ۱۷ اپریل کو ہمارا وفد براستہ کٹک عازم کرڈاپلی ہوا۔ یہ سارا دن سفر ہی میں کٹ گیا اور ہم تقریباً آٹھ بجے رات کے وقت کرڈاپلی پہنچے۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا۔ جس میں وقف حق فی سبیل اللہ کے فوائد بتلائے اور انہیں اس نیک کام کی تحریک کی۔ درس کے بعد بالخصوص کے انتظار سے ایک سچے مومن اور احمدی کے کردار و گفتار سے آگاہ کیا۔ ساتھ ہی توجہ دلائی کہ انہیں گذشتہ مالی قربانیوں پر نظر ثانی کرتے تلافیٔ مافات کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ان کا ماضی، حال اور مستقبل سنور جائے۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق نماز عشاء کے بعد وسط آبادی میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تمام احمدی خورد و کلاں، مرد و زن جوق در جوق شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے عام فہم اور مؤثر رنگ میں تقریر کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد کے شایانِ شان مالی جہاد میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اور تحریک جدید کی ضرورت و اہمیت کی وضاحت کی اور زور دیا کہ اپنی بساط سے بڑھ کر ان چندوں کی ادائیگی کا عزم فرمائیں۔

میرے بعد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نے بھی اپنے خاص انداز میں مطالبات تحریک جدید پر روشنی ڈالی اور تحریک جدید کے مالی جہاد کا ذکر کرکے اس میں دل کھول کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ کرڈاپلی نے ہماری تقریروں کا نہایت عمدگی سے اُڑیہ زبان میں ترجمہ کیا۔ جس کا دوستوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خدا کے فضل سے یہاں -/۲۶۳ روپے کے وعدے ہوئے۔ فالحمدللہ

پینکال مورخہ ۱۹ اپریل کو ہمارا وفد بذریعہ ریل گاڑی عازم پینکال ہوا۔ اور جلد ہی ہم پینکال پہنچ گئے۔ احباب نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ اور مظفر علی برادران کے مکان پر ٹھہرایا گیا۔

دن بھر ملنے ملانے والوں سے خیر خیریت پوچھنے کے بعد ان میں انفرادی طور پر مالی جہاد کی تلقین کی۔ اور تحریک جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کی مدات میں قابل قدر حصہ لینے کی تحریک کی۔ اور رات کو بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں تمام احمدی بھائی بہنیں اور عزیز شامل ہوئے۔ تو انہیں اپنی آمد کی غرض و غایت اور موجودہ ترین مالی تحریکوں سے واقف و آگاہ کیا گیا۔ بتایا گیا کہ مصلح موعود کے احسانات گرانمایہ کا بدلہ تو ممکن نہیں۔ تاہم آپ کی یاد میں جاری کردہ تحریکوں کو کامیاب بنانا ان کا کسی قدر جواب ہو سکتا ہے ہمیں چاہیئے کہ احسان شناس بنیں اور اس طرح اپنے آقا کی روح کو خوش کرنے کا موجب ہوں۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہاں -/۵۰ روپیہ کے وعدے ہوئے فالحمدللہ۔ یہاں بھی نماز فجر کے بعد قرآن کریم کے درس میں احباب کو مالی قربانیوں کی تحریک کی گئی۔

کوٹپلہ مورخہ ۲۰ اپریل کو ہمارا وفد کوٹ پلہ کے لئے روانہ ہوا۔ یہاں ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر بفضلہ تعالیٰ مخلص افراد پر مشتمل ہے یہاں جلسہ تو نہ ہو سکا البتہ دوستوں کو انفرادی طور پر تحریک جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے تحریک کی گئی۔ یہاں -/۲۸ روپیہ کے وعدے ہوئے فالحمدللہ۔

واپسی پینکال اور روانگی کیرنگ مورخہ ۲۱ اپریل کو ہمارا وفد واپس عازم پینکال ہوا۔ یہاں رات کو عشاء کی نماز کے بعد ایک جلسہ عام احمدی بہنوں کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ایک تربیتی تقریر کی جس میں دیگر امور کے علاوہ خاص طور پر موجودہ دور کے تقاضوں کا ذکر کیا کہ مومن کو مومنانہ فراست سے کام لے کر ہر حالت سے نپٹنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اسی کے مطابق تبلیغ احمدیت کے واسطے سامان بہم پہنچانا چاہیئے۔ ہمارے ان دیہات کے اکثر دوست کیونکہ اردو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے یہاں کے ہر دو جلسوں کی تقاریر کا ترجمہ مکرم انوار الحق صاحب لیکچرار آٹھ گڑھ اُڑیہ زبان میں کرتے رہے۔

رات کو بارہ بجے ہم کوٹ پلہ سے کیرنگ کے لئے روانہ ہوئے اور اگلے روز کیرنگ پہنچے۔

آج مورخہ ۲۲ اپریل سالانہ احمدیہ کانفرنس کی تیاریوں کا دن تھا۔ جو امسال کیرنگ میں منعقد ہو رہی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب اب تک کیرنگ پہنچ چکے ہوں گے۔ مگر پتہ چلا کہ اب تک تشریف نہیں لائے۔ بہرحال ۲۳ اور ۲۴ اپریل دو دن نہایت کامیاب کانفرنس ہوئی۔ جس کی رپورٹ علیحدہ چھپ چکی ہے۔

مورخہ ۲۵ اپریل کو بعد نماز عشاء احمدیانِ کیرنگ کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جب تحریک جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کی افادیت اور اہمیت احباب کے گوش گذار کی۔ تو خدا کے فضل و کرم سے ان میں مسابقت کا جذبہ انگڑائیاں لینے لگا اور پھر دوستوں نے وعدہ جات لکھوانے میں بڑے ہی قابل قدر نمونہ کا مظاہرہ فرمایا۔

مکرم جناب چوہدری سعید احمد صاحب نے بھی اپنی تقریر سے حاضرین جلسہ میں گرمی پیدا کی۔ اور انہیں ان کے فرائض منصبی کی طرف توجہ دلائی جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔

۲۶ اپریل کو بھی نماز عشاء کے بعد ایک جلسہ ہوا۔ اس کا سارا انتظام لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے کیا تھا اور دراصل یہ جلسہ تھا بھی لجنہ ہی کا۔ اس میں بھی چوہدری سعید احمد صاحب اور خاکسار نے ممبرات دعا فرات سے مؤثر انداز میں خطاب کیا۔ اور یہ خدا کا فضل ہے کہ ہماری بہنوں نے بھی وعدہ جات لکھوائے ہیں۔ اسی روح مسابقت کا مظاہرہ فرمایا۔ جس کا مردوں نے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ یہاں سے -/۰۰۰ روپے کے وعدے ہوئے جس کی معہ صدراسی روپے نقد وصول ہوئے۔ فالحمدللہ اب سارا مالی دورہ مکرم و محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کے تبلیغی وتربیتی دورہ میں مدغم ہو گیا۔

کیرنگ سے روانگی اور کٹک میں آمد مورخہ ۲۸ اپریل کو ہمارا وفد قبل از نماز فجر بذریعہ ریل گاڑی کیرنگ سے روانہ ہوا۔ اور خورده سے بذریعہ کار کٹک پہنچا۔ یہاں ایک مقامی تنازعہ کا فیصلہ پنچوں کی مدد سے کیا گیا۔

مورخہ ۳ مئی ۶۶ء کی شام کو کٹک میں جماعت کی طرف سے ایک شاندار جلسہ ہوا۔ جس کی رپورٹ علیحدہ شائع ہو گی۔ پانچ مئی کو ہمارا سارا قافلہ دو کاروں میں کٹک سے روانہ ہوا۔ شام کو ہم سونگھڑہ پہنچے۔

بھدرک مورخہ سات مئی کو ہم بذریعہ ٹرین بھدرک پہنچے۔ رات کو یہاں بھی ایک پبلک جلسہ ہوا۔ اس کی رپورٹ بھی جداگانہ طور پر بھیجی جا چکی ہے۔ البتہ اتنا تحریر کرنا مناسب ہے کہ اس جلسہ میں ایک احمدی بچے نے انگریزی میں تقریر کی۔ عزیز ایک ہونہار بچہ ہے۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب آف جودہ کلاٹ کا بیٹا اور مکرم مولوی سید محمد یونس صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سورو کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے خادم دین بنائے۔ اس بچے کا نام طارق احمد ہے۔ اس نے امسال ہائر سکنڈری کا امتحان پاس کیا ہے۔

سورو آٹھ مئی کو ہمارا قافلہ دو کاروں میں عازم سورو ہوا۔ اسی روز شام کو یہاں ایک پبلک جلسہ ہوا اس کی رپورٹ بھی علیحدہ روانہ ہے۔

واپسی کلکتہ ۹ مئی کو ہمارا قافلہ بذریعہ ٹرین سورو سے روانہ ہوا۔ اور اگلے روز چار بجے صبح کے قریب بخیر و عافیت ہم لوگ کلکتہ پہنچے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک بڑی رقم وصول ہوئی۔ جو مکرم جناب چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر بیت المال کے حوالہ کر دی گئی۔ مکرم جناب چوہدری صاحب موصوف مورخہ ۱۲ مئی کو کلکتہ سے عازم قادیان ہوئے۔ کان اللہ معہٗ۔

۸۰ صفحہ کا رسالہ
مقصدِ زندگی
احکامِ ربانی
کا دخل ۔۔۔ پر
مُفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

شذرات!

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی نائب ایڈیٹر

انڈونیشیا اور ملائشیا کے درمیان صلح

بنکاک ۲ جون کی خبر ہے کہ انڈونیشیا اور ملائشیا کے درمیان مکمل طور پر صلح کی شرائط طے ہو چکی ہیں۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات جلد سے جلد قائم ہو رہے ہیں۔

ہر چہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابیٔ بسیار

—— یہ بڑی ہی خوشکن خبر ہے کہ ان دونوں ممالک کے درمیان عنقریب مکمل صلح ہو رہی ہے اور آئے دن کی لڑائیاں بھٹیاروں کی طرح کی تُو تُو مَیں مَیں ختم ہو جائے گی۔
کاش برصغیر پاک و ہند کے رہنما اس سے سبق حاصل کریں۔

صرف ایک شہر میں!

کانپور ۲ جون۔ لگ بھگ ۲۰ لوکل شراب خانوں کے اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ اس شہر میں روزانہ ایک لاکھ روپے کی شراب پی جاتی ہے۔ اور تین لاکھ روپے کے ٹھنڈے مشروبات روزانہ پیئے جاتے ہیں۔

—— ابھی یہ موسم سرما میں گرم مشروبات کا قیاس کیجئے اور پھر اندازہ فرمایئے کہ بھارت کے چار ہزار بڑے شہروں میں سے صرف ایک شہر میں سالانہ تین کروڑ پینسٹھ لاکھ شراب پر اور تقریباً گیارہ کروڑ روپیہ مشروبات پر خرچ ہوتا ہے سینما اور دوسرے لہو و لعب کے مشاغل اس سے علاوہ ہیں۔
اور یہ اسی عظیم بھارت کے اندر جس کے بہت سے علاقوں میں کروڑوں انسان فاقوں کی وجہ سے زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔

امریکی سرویئر چاند پر

خبر ہے کہ امریکی سرویئر کامیابی کے ساتھ چاند کی سطح پر اُتر گیا ہے۔ اور دنیا کے اکثر ممالک نے امریکہ کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کی ہے ——
—— خبر خوشکن ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ چاند کی سطح پر کوئی دیٹم بھی ہے یا نہیں۔!

دو سمگلر ہلاک

امرتسر ۲ جون کی اطلاع ہے کہ پنجاب کی مسلح پولیس نے ایک تصادم میں دو سمگلروں کو ہلاک کر دیا جن میں سے ایک ہندوستانی تھا اور دوسرا پاکستانی۔ ان کے پاس سے چاندی کی اینٹیں، طلائی زیور اور بہت سا سرمایہ برآمد ہوا ہے
—— یہ مسلح پولیس کی سراسر زیادتی ہے! وہ بیچارے تو بھارت کی طرف سے تجارت پر پابندیاں یکطرفہ طور پر ہٹانے کا اعلان سن کر تجارت کر رہے تھے!!

دمشق سے تحفہ

خبر ہے کہ دمشق کے ایک گرلز سکول کی طالبات نے سات سو سٹھ پونڈ جمع کر کے بھارتی سفیر کو بطور امداد پیش کئے ہیں۔ اور اس سے قبل بہت سے ممالک سے اس قسم کی خبریں آ چکی ہیں کہ وہاں کے لوگوں نے بھارت میں قحط کے حالات کی خبر سن کر چندے جمع کر کے بھجوائے۔
—— بھارت کے لیڈروں کو یہ تحفہ مبارک ہو! یہ تحفہ دودھ کی ان نہروں کے کنارے رکھ دیا جاتے جو آزادی سے قبل ہمارے سیاسی رہنماؤں نے بھارت بھر میں جاری کرنے کا تصور دیا تھا۔

کرنسی کی قیمت میں کمی

خبر ہے کہ حکومت ہند کے کرنسی کی قیمت ۲۶½ فیصد کم کرنے کا اعلان ہوتے ہی شدید مخالفانہ ردِ عمل ہو رہا ہے۔
—— مگر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے کرنسی کے پھیلاؤ کا کرشمہ گزشتہ جنگ کے دوران میں ان علاقوں میں دیکھا تھا جن پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا تھا وہاں چینی سٹریٹ ڈالر کی ایک کافی آتی تھی۔ اور

ملایا کے سٹریٹ ڈالر = تقریباً ۱۲۰ روپے ہندوستانی
ایک کافی وزن دس چھٹانک۔

یعنی گیارہ روپے کی ایک چھٹانک چینی۔!
شدید ردِ عمل والے خواہ مخواہ جلد بازی سے کام لے رہے ہیں۔

قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کی یقین دہانی

خبر ہے کہ بمبئی کے بڑے بڑے کارخانہ داروں نے مرکزی ریلوے منسٹر کو یقین دہانی کی ہے کہ وہ قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے میں عملی تعاون دیں گے۔
—— یعنی وہ قیمتیں نہیں بڑھنے دیں گے۔ اشیائے صرف گھٹا دیں گے مطلب یہ کہ جو چیز روپیہ کی ایک کلو آتی تھی۔ اس کے لئے وہ آئندہ بھی ایک روپیہ ہی لیں گے لیکن چیز نصف کلو دیں گے۔

مرزا غالب کی صد سالہ برسی

خبر ہے کہ بزم ادب کروڑی مل کالج دہلی مرزا غالب کی صد سالہ برسی منا رہی ہے
—— بہتر ہے کہ اس کے ساتھ ہی اردو کی اُنیس سالہ برسی بھی منائی جائے۔

چنڈی گڑھ مرکز کے کنٹرول میں

خبر ہے کہ پنجابی صوبہ۔ ہریانہ اور ہماچل کے اعلان کے ساتھ ہی مرکز کے کنٹرول میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔
—— گویا چنڈی گڑھ کو نیشنلائز کر لیا گیا ہے!

پربھات کا شکوہ

پنجاب کے اکالی اخبار "پربھات" کو یہ شکوہ ہے کہ پنجاب کے ہندو اخبارات اس واضح علم کے باوجود کہ وہ پنجابی صوبہ کے حدود میں آ چکے ہیں۔ پنجابی صوبہ کے خلاف شدید شور مچا رہے ہیں اور پنجابی صوبہ کو کمزور کرنے کی اپنی سی پوری کوشش کر رہے ہیں۔
—— ہم نے تو سنا تھا کہ وہ شخص مر چکا ہے جو درخت کی وہی ٹہنی کاٹ رہا تھا جس پر وہ خود بیٹھا تھا۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں غلط اطلاع ملی تھی!

پنجابی ہندوؤں کی تہذیب کا تحفظ

لدھیانہ ۱۲ جون۔ پنجاب پرانتیہ آریہ ویر دل سمیلن میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے شری ادم پرکاش تیاگی نے کہا ہے کہ "جب تک پنجاب کے ہندوؤں کی بھاشا دھرم اور سنسکرتی مکمل طور پر محفوظ نہیں ہو جاتی آریہ سماج کا سنگھرش جاری رہے گا۔"
—— ابھی تو پنجابی صوبہ کو بنے صرف چند روز ہوئے ہیں اور آریہ سماج کو اپنی سنسکرتی کی حفاظت کا فکر لاحق ہو گیا ہے۔ آریہ سماج نے غالباً اب سکھوں کو ہندو سمجھنا ترک کر دیا ہے۔
پھر یہ کیا تو ہے کہ متواتر ۱۹ سال سے مسلمانوں کے تہذیب و تمدن کے گلے پر متعصب ہندوؤں نے جو چھری چلا رکھی ہے اس پر تو کسی نے دھیان نہیں دیا اور پنجابی صوبہ بنتے ہی ہندوؤں کی تہذیب خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ آخر یہ تضاد کیوں ہے۔ کیا یہ کہیں مسلمانوں کی بددعاؤں کا نتیجہ تو نہیں ہے کہ ہندوؤں کو بھی ایک صوبہ میں اقلیت بننے کا مزہ چکھنا پڑا ہے!!

اخبار بدر کی توسیع اشاعت میں

—— آپ کا حصہ ——

اخبار بدر آپ کا اپنا اخبار ہے جو جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت بڑھائیں اور خود خریدار بنیں اور اپنے حلقۂ احباب میں خریداری کی تحریک کریں۔
• معیاری تحقیقی و معلوماتی مضامین بھیج کر ادارہ کی قلمی اعانت فرمائیں۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ کی تحریکات

تحریک وصیت و تحریک جدید ۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

احباب کرام!

میری تقریر کا موضوع جماعت احمدیہ کی تحریکات ہے۔ یعنی وہ عظیم الشان تحریکیں جو اس مادی دور میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام نے قرآن مجید کی روشنی میں احمدیت کی روحانی ترقی اور غلبہ اسلام کے لئے پیش فرمائیں۔ اور جن پر گامزن ہو کر جماعت نے بفضلہ تعالیٰ جہاں ایک طرف رضائے الٰہی کو حاصل کیا وہاں اشاعت اسلام کا ایک مقدس پروگرام مرتب کیا۔

انبیاء علیہم السلام کی آمد کا اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدا سے دور جا پڑنے والے انسانوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر کے اسے جنتی بنایا جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مختلف نیک کاموں کے نتیجہ میں جنت کی بشارت دی جیسے خدا کی راہ میں مالی و جانی جہاد۔ والدین کی اطاعت۔ نمازوں کی بروقت ادائیگی۔ ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک وغیرہ وغیرہ۔ اس سلسلہ میں چند واقعات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابی ایسے تھے جن کو عشرہ مبشرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی بعض قربانیوں اور اعمال حسنہ کی وجہ سے جنت کی بشارت دی تھی۔

۲۔ حدیث شریف میں ایک واقعہ آتا ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ جو چار دیواری کے اندر تھا حضور نے چار دیواری کے دروازہ پر ایک صحابی کو کھڑا کر دیا اور خود وضو فرما کر کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر تشریف لے آئے اس صحابی نے جسے دروازہ پر کھڑا کیا گیا تھا حضرت ابوبکرؓ کو وہیں کھڑا کیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور ان کو اندر بھیجنے کی اجازت طلب کی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ انہیں اندر آنے دیں اور ساتھ ہی جنت کی بشارت بھی دیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ تشریف لائے اور حضورؐ نے ان کے لئے بھی فرمایا کہ انہیں اندر آنے دیں اور جنت کی بشارت بھی دیں۔ پھر حضرت عثمان غنیؓ تشریف لائے تو اصحابی کے اطلاع دینے پر فرمایا انہیں اندر آنے دیں اور جنت کی بشارت دیں۔

گویا ان اصحاب کی عظیم الشان قربانیوں اور نیک اعمال کے پیش نظر سیدنا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی خوشخبری دی۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی احادیث میں یہ پیشگوئی ہے کہ وہ جنتیوں کے مدارج بتائیں گے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت نواس بن سمعان سے ایک لمبی روایت مروی ہے جس میں لکھا ہے۔

ثم یاتی عیسیٰ ابن مریم علیٰ
قد عصمھم اللہ عنہ فیمسح
عن وجوھھم ویحدثھم
بدرجاتھم

پھر عیسےٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو خدا تعالیٰ نے دجال سے بچایا ہوگا وہ ان کو تسلی دے گا اور ان کو ان کے مدارج بتائے گا۔

دنیا جانتی ہے کہ چودھویں صدی کی ابتدا مسلمانوں کے لئے نہایت ہی مایوس کن تھی کیونکہ ایک طرف مسلمانوں میں ہزارہا قسم کی بدعات۔ بدرسوم۔ خلاف شریعت افعال کا زور تھا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی بے حسی، بدعملی اور بدنظمی کو دیکھ کر مردہ پرست اقوام نے اسلام پر حملہ کر دیا تھا۔

دجال یعنی عیسائی جن کی دینی آنکھ بالکل بند تھی اور جو رہبانیت اور خدا کی حقیقی توحید سے بالکل ناآشنا تھے انہوں نے بھی گرجا سے سر نکالا اور اپنی دجالانہ وساحرانہ کارروائیوں سے غفلت کے لحافوں میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو مرتد اور مسحور کرنا شروع کر دیا۔ عیسائی منادگلی کوچوں میں چھا گئے اور ان پیاسے زہر دست حملے شروع کئے کہ بہت سے مولوی اور علماء ان دجالی فتنے میں بہہ گئے۔

ان اندرونی اور بیرونی حملوں کے مقابلہ کی مسلمانوں میں قطعاً کوئی طاقت نہ تھی کیونکہ جہاں کچھ علماء دجالی فتنہ کی زد میں آ کر بہتیمہ لے رہے تھے وہاں دوسرے علمائے کرام نجاست آب۔ آمین بالجہر۔ رفع یدین۔ فاتحہ خلف الامام۔ رفع سبابہ۔ ختم اسقاط۔ قل خوانی۔ گیارھویں شریف اور مولود شریف جیسے مسائل کے حل کرنے میں مصروف تھے اسلئے وہ ان اہم اور ضروری مسائل کی طرف کما حقہ دھیان دیتے یا قلعہ اسلام پر غیر قوموں کے حملوں کی طرف توجہ دیتے۔

ادھر علماء کرام کا تو یہ حال تھا دوسری طرف صوفیائے کرام یعنی پیر اور گدی نشین حضرات بھی کچھ کم بعد ونیت نہ رکھتے تھے بلکہ سچ پوچھو تو انہیں علمائے کرام سے بھی زیادہ ضروری امور کا سامنا تھا جیسے بزرگوں کی قبروں پر عالیشان گنبد تیار کروانے ان پر ہر سال "عرس شریف" منعقد کروانے اور ان عرسوں کی رونق دوبالا کرنے کے لئے ہندوستان بھر کے گویوں اور قوالوں کو جمع کرنا تسخیر جنات و تسخیر ہمزاد کے لئے چلہ کشیاں کرنا۔ حقیقت۔ طریقت۔ شریعت کی تقسیمیں اور جھگڑے ایسے اہم امور تھے جن کے انہماک کی وجہ سے یہ بزرگ دوسری طرف کہاں آنکھ اٹھا سکتے تھے۔ ان حالات میں یہ امید رکھنا کہ وہ اسلام کے لئے سینہ سپر ہو کر دشمنان اسلام کا مقابلہ کریں گے۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔

ان نازک صورت حالات کے پیش نظر کسی عظیم الشان وجود کی ضرورت تھی جس کا ایک طرف خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو تاکہ وہ اس تعلق کی بنا پر مسلمانوں کی مردہ روحوں میں زندگی کا صور پھونکتا اور انہیں جنت کی بشارت دیتا۔ اور دوسری طرف ان حملوں کا بڑی ہی جرأت اور دلیری کے مقابلہ کرتا جو دیگر اقوام کی طرف سے اسلام پر ہو رہے تھے۔ ان حالات میں حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے یہ دعوےٰ فرمایا۔

"خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر دنیا کو غفلت اور کفر و شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے۔ تاکہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۱)

اور مسلمانان عالم کو خوشخبری دیتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اے مسلمانو اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبے نے اس کی بنا ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ [illegible])

حضرت مسیح موعود علیہ السلام احمد قادیانی نے ایک طرف اسلام پر ہونے والے حملوں کا دلیری سے مقابلہ کیا اور اسلام کی تائید میں براہین احمدیہ نامی کتاب لکھ کر مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور دوسری طرف آپ نے ایک روحانی نظام کی بنیاد رکھی اور اپنے اردگرد جمع ہونے والے احباب کو بتایا کہ اسلام کی ترقی اسی طریق پر ہوگی جس طریق پر اسلام کی ابتدائی دور میں ہوئی تھی۔ اور وہ یہ کہ مسلمان خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کریں۔ نیز اپنی جماعت کے ساتھ اسلام کے لئے مالی و جانی قربانیاں پیش کریں۔ اسی سلسلہ میں حضورؑ نے نظام وصیت کا ایک مفید اور مخصوص نظام تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں پیش فرمایا۔ اور اس میں آپ نے سب سے اہم چیز یہ پیش فرمائی کہ جنت میں داخل ہونے والا ہر شخص خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو بڑھائے اور اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ چنانچہ آپ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے .... وہ اپنے نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے .... اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور

ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم ہو جاؤ گے ...... تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔"

(الوصیت صفحہ ۱۰)

پھر فرمایا:۔

"ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے ... ... اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں تب سے ہمیشہ مجھے فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خرید جائے ...... اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔"

(الوصیت صفحہ ۱۰)

اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے آپ نے بعض شرائط رکھیں۔ ان شرائط کو دیکھنے سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ کا اصل مقصد یہ تھا کہ لوگ خدا کی طرف رجوع کریں اپنے اندر تقدس پیدا کریں اسلام کے لئے مالی قربانیاں کریں چنانچہ آپ اسی رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں اس قبرستان میں دفن ہونے کے لئے ایک اہم شرط یہ ہے کہ "تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔"

تیسری شرط آپ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔" (الوصیت صفحہ ۲۲)

آپ کے اس قائم کردہ نظام پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے آپ نے ایک ٹھوس نظام قائم کیا جس سے صرف تبلیغ ہی نہیں ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے مطابق ہر فرد بشر کی ضرورت کو بھی پورا کیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نظام وصیت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہیں مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کا باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔" (نظام نو)

تحریک جدید حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظام وصیت کی بنیاد رکھ کر ہم سے جدا ہو گئے۔ اگرچہ حضور کے زمانہ میں بھی آپ کی سخت مخالفت ہوئی لیکن حضور کی وفات کے چند سال بعد ایک منظم مخالفت جماعت احمدیہ کی شروع ہوئی۔ اور یہ مخالفت ۱۹۳۴ء میں پورے عروج پر پہنچ گئی۔ اور اس تحریک کے حامیوں نے یہ بھی ادعا کیا کہ اب ہم سب مل کر پوری تنظیم کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر آئے ہیں اور اب ہم اس جماعت کو ختم کر کے ہی دم لیں گے یہ تحریک احرار کی تحریک کے نام سے مشہور ہے۔

اس نازک موقعہ پر جماعت احمدیہ کے قائد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے القائے الٰہی کے مطابق نظام وصیت کی اہمیت بیان فرمائی اور اس نظام کو تحریک جدید کے نام سے پیش فرمایا۔ اور جماعت کے سامنے ۱۹ مطالبات رکھے اور فرمایا کہ دشمن اس وقت ہمیں کچلنے کے درپے ہے لیکن آؤ ہم یہ عزم کریں کہ اب ہم تبلیغ اسلام کے کام کو مزید وسعت دیں گے اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام اکناف عالم میں پھیلا کر دم لیں گے ۱۹۳۴ء میں احرار نے ایک کانفرنس قادیان کے قریب منعقد کی جس میں شرکت کے لئے عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے لیڈران احرار بھی پہنچے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ احرار کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا مقابلہ جماعت احمدیہ کے بس کی بات نہیں بلکہ عطاء اللہ بخاری نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ جب میں نے قادیان کے ریلوے اسٹیشن پر قدم رکھا تو میاں محمود (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) پر گھبراہٹ ہو گئی۔ اور وہ قصر خلافت میں ادھر ادھر ٹہلنے لگے کیا ہوگا۔ لیکن احمدیت کے اس قائد نے اپنی ورثوں جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:۔

"باوجودیکہ ہم تشدد نہ کریں گے اور نہ سول نافرمانی باوجودیکہ ہم گورنمنٹ کے قانون کا احترام کریں گے۔ باوجود اس کے ہم تمام ذمہ داریوں کو ادا کریں گے جو احمدیت نے ہم پر عائد کی ہیں اور باوجود اس کے ہم ان تمام فرائض کو پورا کریں گے جو خدا اور اس کے رسول نے ہمارے لئے مقرر کئے ہیں پھر بھی ہماری سکیم کامیاب ہو کر رہے گی کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پہ پہنچا دے گا۔

بہر حال جماعت احمدیہ جلد یا بدیر اس معاملہ میں غالب آکر رہے گی اور اپنی صداقت دنیا سے منوا کر رہے گی۔

(الفضل ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء)

پھر ایک دفعہ فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس فتنہ کے نتائج جماعت کے لئے بہت زیادہ کامیابی اور ترقیات کا موجب ہوں گے۔"

(الفضل ۱۷ر فروری ۱۹۳۵ء)

پھر ۱۹۳۵ء میں آپ نے مسجد اقصیٰ میں ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:۔

"خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیابی و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔" (الفضل ۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء)

اس وقت پنجاب کی انگریزی حکومت نے بھی احرار کا ساتھ دیا۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نام پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء دفعہ ۳ کے ماتحت ایک سراسر ناجائز اور مخالفانہ حکم جاری کیا گیا۔ حالانکہ یہ ایکٹ سول نافرمانی اور حکومت کو تہ و بالا کرنے والی تحریکات کے سدباب کے لئے بنایا گیا تھا۔ جب مسجد اقصیٰ میں اس نوٹس کی بابت امام جماعت احمدیہ نے اظہار فرمایا تو ہزاروں لوگوں کی چیخیں نکل گئیں اور احمدیوں نے خدا کے سامنے اپنی مظلومیت کا اظہار کیا۔

(باقی آئندہ)

ایڈیٹر صاحب سنگم کا مستحسن اقدام

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مظفرپور بہار

لیریا سرائے (ضلع مونگھیر) کے ایک بد باطن شخص عطا کریم برق ادھیسی نے حال ہی میں ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے "گیان رتن جیسک اتہاس"۔ اس تصنیف میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جعلی اور مصنوعی تصویر شائع کی گئی ہے اور بعض گستاخانہ جملے بھی سیدنا حضرت اقدس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بہار کے مسلمانوں کی جانب سے سخت احتجاج ہوا۔ اور اس سلسلہ میں اخبار سنگم نے ایک اہم اور قابل قدر کردار دکھایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہوا۔ کہ حکومت بہار نے ۲۷ر اپریل کے ایک پریس نوٹ میں اس کتاب کو ضبط کرنے کا اعلان نشر فرما دیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جہاں جہاں اس کتاب کے ننگ انسانیت مصنف کی اس بدترین حرکت کی اطلاع ہوئی مسلمانوں بلکہ بعض نیک طبع غیر مسلموں نے بھی اپنے اپنے حالات و وسائل کے مطابق اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن خاکسار کی معلومات کے مطابق ایڈیٹر صاحب روزنامہ سنگم نے اپنے اخبار کے ذریعہ جس مردانگی، دلولہ اور تقدم و اہمیت کا مظاہرہ اس موقعہ پر کیا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس ترین ذات کے لئے جو غیرت انہوں نے دکھائی ہے اس کی وجہ سے وہ خصوصی طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

خاکسار احمدیہ مسلم مشن مظفرپور بہار کی جانب سے ان کے اس بروقت غیرت مندانہ مسلم احتجاج بلند کرنے اور نتیجہ خیز جدوجہد پر قلبی مبارکباد پیش کرتا ہے اللہ تعالےٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرماوے۔ آمین۔

اس موقعہ پر خاکسار حکومت بہار کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے بالآخر مذکورہ تصنیف کو ضبط کر کے مسلمانوں کے زخمی قلوب کو تسکین بخشی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک سچا مسلمان زہریلے سانپوں اور بچھوؤں سے صلح کر سکتا ہے۔ اور جنگل کے درندوں سے بھی صلح کر سکتا ہے لیکن اپنے دل و جان سے پیارے سید الانبیاء فخر الاولین و الآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شاتمین کے ساتھ ہرگز ہرگز صلح نہیں کر سکتا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات غیر مذاہب و اقوام پر اس قدر ہیں کہ ایک سنجیدہ غیر مسلم ان احسانات پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے ہی حقیقت کو سمجھنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پاکیزہ تعلیم کہ "ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کے پاکباز نبی مبعوث ہوتے رہے ہیں" غیر مذاہب پر ایک احسان عظیم ہے جس کی وجہ سے ایک مسلمان اس بات کا پابند ہے کہ وہ ان انبیاء علیہم السلام پر تفصیلی یا اجمالی ایمان رکھے جو ہندوستان یا کسی دوسرے ملک میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اس طرح کوئی مسلمان دیگر اقوام میں مبعوث ہونے والے انبیاء کی توہین نہیں کر سکتا۔ پھر محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے مساوات کی پُر حکمت تعلیم دے کر چھوت چھات اور عرب و عجم کے مصنوعی تفوق کو مٹایا ہے۔ آج اس پاکیزہ تعلیم کو اپنا کر ہمارے برادران وطن بالواسطہ عملی طور پر حضور کے احسان عظیم کا اعتراف کر رہے ہیں۔

پھر قرآن کریم میں غیر مسلم معابد کی پوری پوری حفاظت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور حضور پر نور نے بھی اکرموا کریم قوم کے ارشاد گرامی میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ ہر قوم کے معززین کا احترام کرو۔ لیکن افسوس اور ہزار افسوس کہ اسی مقدس و مطہر ترین محسن اقوام عالم و انسانیت اور محسن اعظم ہستی پر بعض بد باطن لوگ کیچڑ اُچھالنے میں ذرا نہیں شرماتے۔

ہمارے ہموطنوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ہم لوگ بلاشبہ ہر اس نبی اور رسول کا احترام کرتے ہیں جو حق و صداقت کے ساتھ ہندوستان یا کسی بھی خطۂ ارض پر مبعوث ہوا لیکن اس کے ساتھ ہم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار افضل الانبیاء اور سید ولد آدم بھی یقین کرتے ہیں اور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کے اس ارشاد گرامی پہ ایمان رکھتے ہیں کہ سے

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پس مسلمان طبعی طور پر اس معاملہ میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں اور یہ ان کا حق بھی ہے۔

بالآخر نظر خوشنودی از توردار ہے حبیق اہل ہنود معروف شخصیتوں کی تحریریں پیش کی جاتی ہیں تاکہ مصنف مذکور کی ذہنیت کے لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔

۱۔ مہاتما گاندھی فرماتے ہیں:۔

Islam is not a False Religion

(اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے)

پھر فرمایا:۔

"میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں حقیقت مجھ پر آشکارا ہوتی جاتی ہے کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں بلکہ اس کے خلفائے اولین کی قوت برداشت ان کی قربانی اور بزرگی پر منحصر ہے"۔

(اسلام اور علمائے فرنگ)

۲۔ جناب پربھو دیال عاشق لکھنوی اپنے ایک نعتیہ کلام کے ابتدائی اشعار میں فرماتے ہیں سے

رحمۃ للعالمین دامان رحمت کے سوا
زیب سر تاج شہی تاج شفاعت کے سوا
ہادی خیر البشر راہ ہدایت کے سوا
لاتعداد صفات ہیں ان میں نبوت کے سوا
ساری دنیا میں بڑا ہے کون حضرت کے سوا

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول)

۳۔ لالہ رام چند منچندہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل لاہور اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"وہ دن مبارک ہوگا۔ کہ جب پیغمبر اسلام کی برسی ہندوؤں کے گھروں میں بھی منائی جائے گی اور ہندو باوجود ہندو رہنے کے بھی بانیٔ اسلام کے احسان مند ہوں گے"۔

(الفضل خاتم النبیین نمبر قادیان)

۴۔ شریمتی رام پیاری دہلوی از محمد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک وجد آفریں نظم لکھی ہے جس کا عنوان یہ شعر ہے سے

کس طرح بدلہ ہو احسان محمدؐ کا ادا
خود تن انکے قدم کی خاک بن جائے تو ہے بجا

اس نظم کے ابتدائی اشعار حسب ذیل ہیں:۔

ہندو! لڑنا جھگڑنا چھوڑ دو چھوڑ دو یہ بات
ہندو و مسلم بھائی دونوں رہیں گے ساتھ ساتھ
باپ دادا دونوں قوموں کے ہیں وارث ہند کے
کوئی کر سکتا نہیں ان کو جدا آپس میں سے
آج مدح جشن ہے پیارے رسول اللہ کا
آج وہ پیدا ہوئے تھے مسلموں کے رہنما
گو نہیں مسلم مگر ہادی ہوں ان کو جانتی
گو میں ہندو ہوں، مگر محسن ہوں ان کو مانتی
ہندو و مسلم کو یکساں یہ مرا پیغام ہے
غور سے دونوں پڑھیں دانائی اس کا نام ہے

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول)

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ہم وطنوں کو خیر موجودات سید ولد آدم اور محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت سمجھنے اور ہمیں احسن پیرائے میں سمجھانے کی توفیق عطا فرماوے۔

آمین

———

درخواستہائے دعا

۱۔ سید صمصام الدین احمد سابق مبلغ سلسلہ

at Kusambi p.o. Sungra
Distt. Cuttack (Orissa)

ضروری نوٹ اور درخواست دعا

بوجہ علالت چونکہ خاکسار رخصت پر گھر جا رہا ہے اس لئے احباب کرام و بزرگان سلسلہ براہ مہربانی اس ناچیز کو اپنی دعاؤں سے مدد دیں اور مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مشکور ہوں گا۔

خادم سید صمصام الدین احمد عفا عنہ
از جماعت احمدیہ کوٹپلہ اڑیسہ

۲۔ مکرم سید محمد یونس صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سوروہ نے تحریر کیا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی سورو میں تشریف آوری کے موقعہ پر تبلیغی جلسہ کے نتیجہ میں سورو میں چار نئے افراد احمدیت کے نور سے منور ہوئے ہیں۔ فالحمدللہ۔

اس جلسہ کے بعد سے اس جگہ کے غیر احمدی مجھے اسکول کی ملازمت سے نکالنے کی ازحد کوشش کر رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے مخلص بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال قادیان

———

جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ) کا جلسہ سالانہ

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری

علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سونگھڑہ

تقسیم ہند سے قبل جماعت احمدیہ سونگھڑہ ہر سال اپنا سالانہ جلسہ منایا کرتی تھی۔ علمائے سلسلہ اور بڑے بڑے بزرگان کو جلسہ میں شرکت اور اُن سے روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے بلایا جاتا رہا۔ اکثر بزرگان مثلاً حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ حضرت مولانا سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کافی تعداد میں مبلغین کرام ہر سالانہ جلسہ میں شریک ہوتے رہے۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ۱۹۰۸ء میں یہ جماعت حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قائم ہوئی۔ یہاں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بارہ صحابہ گذرے ہیں۔ بہر حال جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے دوستوں نے اپنے بزرگان کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اب اسی سال سے جلسہ شروع کیا ہے۔ اور اس جلسہ میں شرکت کے لئے علماء کرام کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و رفقاء کے مورخہ ۵ مئی بوقت شام ۷ بجے کاروں کے ذریعہ کٹک سے تشریف لائے۔ سمبل پارہ میں جماعت کے احمدیوں کے بانشد گان نے نعرہ ہائے تکبیر اور پھولوں کے ہاروں کے ساتھ آپ کا پُر جوش استقبال کیا۔ ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے لخت جگر اور مقدس خاندان کے افراد اور علماء کرام کو دیکھ کر سب مسرور تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب کو معانقہ و معانقہ کا شرف بخشا۔ یوں تو سواریوں کا انتظام موجود تھا لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ نے اخلاق فاضلہ کا ایمان افروز نمونہ دکھلایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم بھی احباب کے ساتھ قیام گاہ تک پیدل جائیں گے۔ جو لے غرض تھی کہ حضور یہاں سے قیام گاہ ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ کیا دنیاوی حکمران آجکل ایسا نمونہ دکھلا سکتے ہیں۔ بہر حال ہمارا یہ قافلہ فلک شگاف نعروں اور نظموں کے ساتھ پولیس افسران اور مجسٹریٹ کے ہمراہ محلہ کسبی پہنچا۔ جہاں پر قیام کا انتظام تھا لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ کی ممبرات نے اپنی قابل احترام صدر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا پھولوں کے ہاروں سے استقبال کیا۔ حضرت بیگم صاحبہ نے اپنی بہنوں سے معانقہ کیا۔

محلہ کسبی میں کچھ دیر قیام کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب اور علماء کرام جلسہ میں شرکت کے لئے محی الدین پور پہونچے۔ جلسہ گاہ بفضلہ تعالیٰ احسن رنگ میں پھولوں اور قطعات اور جھنڈیوں نیز لائٹ کے ذریعہ سجایا گیا تھا۔

جلسہ کی کارروائی

جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر بیت المال شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مولوی سید محمد حسین صاحب نے کی اور مکرم نصیر الدین خان صاحب آف کیرنگ نے نظم پڑھی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد الحاج مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے شان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک فاضلانہ تقریر کی جو کہ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی آپ نے اپنی عالمانہ تقریر میں یہ ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ جس رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو پیش کرتی ہے۔ اور کسی فرقہ کے لوگ نہیں کر سکتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلعم کے نام کو دنیا میں روشن کیا آپ نے آنحضرت صلعم کی شان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جو کہ بہت ہی دلچسپ اور روحانیت سے پُر تھی۔

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر ایک مبسوط اور عالمانہ نیز روحانیت سے پُر تقریر کی جو کہ بہت ہی دلچسپی سے سُنی گئی۔ آخر میں صاحب صدر نے مختصر سی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ دعا کرائیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی اور پہلے روز کا یہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں کافی تعداد میں غیر احمدی احباب اور ہندو دوستوں کے علاوہ بہت سی مستورات بھی شامل ہوئیں۔

جلسہ کا دوسرا دن

چونکہ ۷ مئی کو جمعہ تھا صبح کی نماز کے بعد محترم چوہدری سعید احمد صاحب نے درس دیا۔ آپ نے احباب جماعت کو حدیث شریف کی رو سے اپنے اخلاق کو درست کرنے کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ احباب اپنی ضروریات اور ناشتہ سے فارغ ہو کر حضرت صاحبزادہ صاحب اور علمائے کرام سے روحانی فیض حاصل کرتے رہے۔ اُدھر مستورات حضرت بیگم صاحبہ سے روحانی فیض حاصل کرتی رہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جمعہ سے قبل مکرم سید نور احمد صاحب ابن نوکل علی صاحب کے نکاح کا محترمہ اکرم النساء صاحبہ بنت مکرم سید شہاب الدین صاحب سے مبلغ بارہ صد روپے مہر پر اعلان کیا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک پُر معارف اور لطیف خطبہ سے جماعت کے احباب کو نوازا۔ اور بالخصوص جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے احباب کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ایک مختصر سا جلسہ جناب مکرم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب نے تلاوت کی اور عزیزم میاں عبدالجلیل خان صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم بشیر عبدالقیوم صاحب نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے ارشاد پر حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں انجمن کا ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس کے جواب میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک روحانیت سے پُر تقریر کی۔ آخر میں آپ نے دعا کرائی۔ خدا کے فضل سے یہ تربیتی جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی جلسہ لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ

نماز جمعہ اور عصر کے اجلاس سے فارغ ہو کر لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ نے حضرت بیگم صاحبہ کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا۔ جو حضرت صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک اور نظم سے شروع ہوا۔ مکرم سیدہ حافظہ خاتون صاحبہ جنرل سیکرٹری نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اور اس کے بعد حضرت صدر محترمہ نے ایک روحانیت سے پُر تقریر کی۔ تمام بہنوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں محترمہ حافظہ خاتون صاحبہ نے نظم پڑھی اور حضرت بیگم صاحبہ نے دعا کرائی۔ اس جلسہ میں کافی غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔

تبلیغی جلسے کا دوسرا اجلاس

اسی روز شام کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے کافی غیر احمدی احباب جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور علمائے کرام کے جلسہ گاہ میں پہنچنے سے قبل مکرم جناب چوہدری سعید احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم الحاج چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر ایک مبسوط اور عالمانہ تقریر کی۔ بعد ازاں جلسے کا اصل پروگرام مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم الحاج مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے وفات مسیح و اجرائے نبوت کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی۔ آپ کی تقریر دلائل و براہین سے پُر تھی۔ لوگوں نے بہت ہی دلچسپی سے سُنی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دل کو ہلا دینے والی اور معرفت سے پُر ایک فاضلانہ تقریر کی۔ آپ کی تقریر کو غیر احمدی دوستوں نے بے حد پسند کیا۔ بہت سے غیر احمدی معززین نے جلسہ کے بعد یہ اظہار کیا کہ ہم نے آج تک ایسی روحانیت سے پُر تقریر کبھی نہیں سُنی خدا تعالیٰ اُن لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین ثم آمین۔

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے اپنی صدارتی تقریر میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ جس کے متعلق بہت سے دلائل پیش کئے آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔ ہمارا یہ جلسہ بھی خدا کے فضل سے بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ ہمارے جلسہ کو ناکام کرنے کی غرض سے سو گز کے فاصلہ پر غیر احمدیوں نے بھی مائک لگا کر جلسہ کیا۔ الحمد للہ اس جلسے کا کسی قسم کا اثر ہمارے جلسے پر نہیں پڑا۔ امید سے زیادہ غیر احمدی تعلیم یافتہ طبقہ اور عوام نیز مستورات کثیر تعداد میں ہمارے جلسے میں شروع سے لے کر آخر تک جلسے کی کارروائی اور ہر ایک تقریر کو سنتے رہے۔ الحمد للہ

حضرت صاحبزادہ صاحب کی روانگی

۱۰ رمئی

صبح کی نماز کے بعد محترم جناب چوہدری کا مبلغ احمد صاحب نے حدیث نبوی کی روشنی میں احباب کو اپنے اندر نمایاں تبدیلی اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ صبح سات بجے حضرت صاحبزادہ صاحب نے مع اہل بیت اور رفقاء کے سونگھڑہ سے کٹک کے لئے روانہ ہونا تھا۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے کٹک تک روانگی کے لئے بھی کاروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ بوقتِ رخصت ہر احمدی مرد عورت اور بچے کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ یہ ایک روحانی کشش تھی دنیاوی لیڈروں کے الوداع کے وقت اس قسم کا نظارہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ یہ روحانی رشتہ ہمیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ ملا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ بہرحال حضرت صاحبزادہ صاحب اور رفقاء احباب سے مصافحہ و معانقہ کے بعد نم شگاف نعرے لگاتے درمیان کاروں پر سوار ہوکر اپنے روحانی بھائیوں سے رخصت ہوئے۔ خدا تعالیٰ بخیر و خوبی دارالامان پہنچائے اور بار بار ہمیں ملاتا رہے۔ تاکہ ہم روحانی فیض حاصل کر سکیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی روانگی کے بعد ہمارے احمدی بھائی جو باہر کی جماعتوں سے تشریف لائے تھے۔ وہ اپنے احمدیان سونگھڑہ سے اشک بھری آنکھوں سے اظہار محبت و عقیدت مصافحہ و معانقہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں احمدیت کا درخشندہ گوہر بنائے آمین ثم آمین۔ اللّٰہم آمین۔

شکریہ ہم احمدیانِ سونگھڑہ حضرت صاحبزادہ صاحب اور آپ کے اہل و عیال اور رفقاء اور مبلغین کرام کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ وہ شدتِ گرمی کے باوجود کافی تکلیف اٹھا کر ہماری دلجوئی کی خاطر اور جلسہ کو کامیاب بنانے کی غرض سے دور دراز کا سفر طے کر کے تشریف لائے۔ خدا تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ آمین ثم آمین

اسی طرح مبلغین کرام اور جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ کے وہ دوست جو جلسہ میں شریک ہوئے یا جلسہ کے انتظامات میں مدد دی ان سب کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاہم اللّٰہ احسن الجزاء

آخر میں جماعت احمدیہ سونگھڑہ حکومتِ اڑیسہ کی شکر گزار ہے کہ انہوں نے ہماری درخواست پر حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد کے موقعہ پر ہم

بقیہ صفحہ اوّل

اسلامی تعلیمات سے گہری واقفیت رکھنے والے عالم اور کامیاب مبلغ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ڈینش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کے چند پارے شائع ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں

اسی طرح سٹاک ہالم کے ہمارے بھائی سیف الاسلام محمود ارکسن ہیں یہ بھی جماعت کے آنریری مبلغ ہیں اور کئی رسالے ڈینش زبان میں ایک مواہر رسالہ ACTIVE ISLAM شائع کر کے اسلام کے جہاد میں مصروف ہیں۔

پھر اسی طرح ڈنمارک کے بزرگ احمدی نوجوان ہمارے بھائی محمد اسمٰعیل ہیں یہ اسلام کی تبلیغ کا بے پناہ جوش رکھتے ہیں ان کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان صحابہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو کسی لومۃ لائم کی خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر حال میں خدا کا پیغام دنیا کو سناتے جاتے ہیں۔

پھر اسی طرح انگلستان کے ہمارے نہایت ہی محترم بھائی بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہیں ان کے نام سے تو شاید ہی ہماری جماعت کا کوئی دوست ناواقف ہو۔ تقسیم ملک سے پہلے یہ فوج میں افسر تھے۔ اتفاق سے قادیان آ گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات اور قادیان کے پاکیزہ ماحول کا ایسا اثر پڑا کہ یہیں کے ہو گئے ملازمت ترک کر کے اپنی زندگی اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دی اور اب تقریباً بیس سال سے اللہ تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہد کو پورے صدق و صفا سے نبھا رہے ہیں۔ اور آجکل ٹرینیڈاڈ میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ مبلغ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں ایسے افراد کے نام لئے جا سکتے ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر کے اپنی زندگیوں میں ایک زبردست روحانی انقلاب پیدا کیا۔

پس ان خوش آئند حالات کو دیکھ کر اور خدا تعالیٰ کے سچے وعدوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہمیں یقین کامل ہے کہ اسلام کا یہ سویرا عنقریب ایک روشن دن میں تبدیل ہونے والا ہے جبکہ ظلمت تاریک کے بادل پورے طور پر چھٹ جائیں گے اور اسلام کا منور اور خوبصورت چہرہ اپنے پورے حسن و جمال کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہوگا۔ دنیا کے گوشہ گوشہ سے توحید کی صدا بلند ہوگی اور دنیا کی ہر قوم خواہ وہ یورپ کی آباد ہے اور خواہ افریقہ کی اور خواہ ایشیا کی اور خواہ امریکہ کی والہانہ طور پر بے اختیار دنیا کے سردار اور نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گی۔ اللّٰہم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

ہم۔ حفاظت کے لئے پولیس افسران اور مجسٹریٹ نیز پولیس فورس کو روانہ کیا۔ ہم اپنے مقامی پولیس افسران کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہر رنگ میں ہماری مدد کی۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ عاجز کی صحت کاملہ اور مالی پریشانی سے نجات کے ساتھ آخر دم تک خدمت دین کرنے کے لئے اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سو فیصدی چندہ ادا کرنے والی جماعتیں

آمد کی تشخیص اور وصولی بقایا جات کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

گذشتہ مالی سال ۶۶-۱۹۶۵ء میں جن جماعتوں نے اپنے ذمہ مشخص بجٹ لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی ہے یا جن کی وصولی کم از کم ۸۰ فیصدی تک ہوئی ہے۔ کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

سو فیصدی۔ پٹنہ۔ منظفرپور۔ کرولی۔ سورو۔ چنتہ کنٹہ۔ محبوب نگر۔ یادگیر۔ سوریہ۔ پینگاڈی کالیکٹ۔ بیلاکراپیرہ۔ کوڈالی۔

۸۰ تا ۹۹ فیصدی۔ کانپور۔ آڑھا۔ کلکتہ۔ کاٹھ۔ کیرنگ۔ حیدرآباد۔ شموگہ۔ ٹیلی چیری۔ کیناڈور۔ منگلور۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کے احباب و عہدیداران کو ان کے تعاون اور کوشش کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور آئندہ بھی پہلے سے بڑھ کر خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یکم مئی ۱۹۶۶ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے۔ اور جملہ جماعتوں کو ان کے بجٹ وصولی اور بقایا سال گذشتہ کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے نئے سال کا بجٹ بھجوایا جا چکا ہے۔

امسال صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ آمد و خرچ کی منظوری کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر آمد بڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جبکہ جماعت کے تمام دوست اپنا بجٹ چندہ اصل آمد کے مطابق تشخیص کروائیں اور اس کی سو فیصدی وصولی کی طرف توجہ دیں۔

متعدد جماعتیں جن کے ذمہ سابقہ بقایا میں کثیر رقوم قابل ادا ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے ان کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر کوشش کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ نیز مبلغین صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی مرکزی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اپنے اپنے حلقہ میں مالی امور میں تعاون فرماویں۔ تاکہ سب کی باہمی کوشش اور توجہ سے مرکز کی مالی مشکلات دور ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

لازمی چندہ جات کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں اور سب سے مقدم ہیں کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضور علیہ السلام تاکید کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہیں کرے گا اُس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا بقایادار ہو۔ ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔ ظاہری طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کو ذاتی کی یاداشت میں اس کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے تو یہ امر اس کے لئے ایسا دردناک خسر الدنیا والاخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔

گو یہ درست ہے کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندوں کی تحریکات بھی ہیں اور یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں لیکن کسی کو اس غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیئے کہ طوعی چندوں کو ادا کر دینے سے لازمی اور مستقل چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہے پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔

اگر ان چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کے تمام احباب کو بالعموم اور اُن افراد کو بالخصوص وضاحت کے ساتھ آگاہ کر دیا جائے گا جو سلسلہ میں نئے داخل ہوتے ہیں یا جو طوعی مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے اپنے لازمی چندہ جات کی اہمیت کو نظرانداز کر دیتے یا ان کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کے لازمی چندہ جات میں معقول اضافہ کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو کما حقہٗ مالی قربانی کی توفیق

لکھنؤ میں منعقد ہونے والی دوسری احمدیہ صوبائی کانفرنس

بتاریخ ۲۵/۲۶/جون ۱۹۶۶ء

اُتر پردیش کے احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ دوسری احمدیہ صوبائی کانفرنس کے سلسلہ میں مجلس استقبالیہ کی تشکیل ہو چکی ہے۔ اور کانفرنس کی تیاریاں زور شور سے شروع ہو گئی ہیں۔

امسال کانفرنس مورخہ ۲۵/۲۶/جون بروز ہفتہ و اتوار لکھنؤ شہر میں منعقد ہوگی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر جماعت احمدیہ کے فاضل علمائے کرام کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں۔ جناب پروفیسر اختر احمد صاحب آف پٹنہ کی شمولیت کی بھی توقع ہے۔ اُتر پردیش کی جماعتوں کے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ جماعتوں میں تحریک فرمائیں تا زیادہ سے زیادہ احباب کانفرنس میں شریک ہوں نیز اپنے ہمراہ غیر احمدی احباب کو بھی لائیں اور کانفرنس کو کامیاب کرنے کی پوری کوشش کریں۔

کانفرنس کے موقع پر صوبائی تنظیم کے قیام کے لئے صوبائی عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ ہر جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کانفرنس میں شرکت کریں اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب خود شریک نہ ہو سکیں تو اپنی طرف سے کسی دوست کو اپنا نمائندہ نامزد کر کے بھجوائیں۔ جنہیں ان کی طرف سے ووٹ دینے کا حق حاصل ہو۔ ایسے نمائندے کے پاس جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کی تحریر ہونی ضروری ہے

کانفرنس کے کام کو سر انجام دینے کے لئے ہمیں کئی ایک خدام کی ضرورت ہے۔ اتر پردیش کے جو خدام چند روز قبل لکھنؤ پہنچ کر کانفرنس کے کاموں میں مدد دے سکیں وہ نیچے لکھے پتہ پر اطلاع دیں۔

لکھنؤ آنے پر احباب نیچے لکھے پتہ پر پہنچیں۔ اگر احباب پہلے سے اپنی آمد کی تاریخ اور ٹرین وغیرہ سے اطلاع دیں گے تو اسٹیشن پر ان کی راہنمائی کا انتظام کیا جا سکے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

مستورات کے لئے کانفرنس کی کارروائی کو سننے کا انتظام ہوگا۔ نیز باہر سے آنے والی مستورات کے قیام و طعام کا بھی خاطر خواہ انتظام ہوگا۔

خاکسار بشیر احمد انچارج مبلغ صوبہ یوپی و صدر مجلس استقبالیہ

معرفت اولڈ پنجاب سائیکلس اینڈ آٹو کمپنی امین آباد لکھنؤ یو۔ پی

C/o Old Punjab Cycles and Auto Co Amin Abad. Lucknow U. P.

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور کاروں کے ہر قسم کے پرزہ جات کیلئے آپ ہماری خدمات حاصل فرمائیں۔

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders No 16 Mangoe Lane Calcutta - 1

تار کا پتہ:- AutoCenter

فون نمبرز 23 — 1652

23 — 5222

پروگرام دورہ تحریک جدید

مبلغ تحریک جدید کی آمد کو بڑھانے اور چندہ تحریک جدید کی وصولی کے لئے مکرم چوہدری فیض احمد صاحب اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی مندرجہ ذیل پاتعوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ صدر صاحبان جماعت سیکرٹریان تحریک جدید مالی سے درخواست ہے کہ وہ ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ خصوصاً تحریک جدید دفتر دوم و سوم کے سلسلہ میں زیادہ توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نمبر شمار	مقام روانگی	تاریخ روانگی	مقام	تاریخ رسیدگی	قیام
۱	قادیان	۲۶/جون ۱۹۶۶ء	بمبئی	۲۸/جون ۱۹۶۶ء	۳ یوم
۲	بمبئی	یکم جولائی ۱۹۶۶ء	ہبلی	۲ ۷/۶۶	۲ "
۳	ہبلی	۴ ۷/۶۶	شیموگہ	۵ ۷/۶۶	۲ "
۴	شیموگہ	۷ ۷/۶۶	بنگلور	۸ ۷/۶۶	۲ "
۵	بنگلور	۱۰ ۷/۶۶	مرکرہ	۱۰ ۷/۶۶	۲/ "
۶	مرکرہ	۱۲ ۷/۶۶	کیننانور	۱۲ ۷/۶۶	۱ "
۷	کیننانور	۱۳ ۷/۶۶	پینگاڈی	۱۳ ۷/۶۶	۱ "
۸	پینگاڈی	۱۴ ۷/۶۶	کوڈالی	۱۴ ۷/۶۶	۱ "
۹	کوڈالی	۱۵ ۷/۶۶	کالیکٹ	۱۵ ۷/۶۶	۳ "
۱۰	کالیکٹ	۱۸ ۷/۶۶	مدراس	۱۹ ۷/۶۶	۳ "
۱۱	مدراس	۲۲ ۷/۶۶	یادگیر	۲۲ ۷/۶۶	۳ یوم
۱۲	یادگیر	۲۵ ۷/۶۶	حیدرآباد	۲۶ ۷/۶۶	۳ "
۱۳	حیدرآباد	۲۹ ۷/۶۶	چنتہ کنٹہ	۲۹ ۷/۶۶	۲ "
۱۴	چنتہ کنٹہ	۳۱ ۷/۶۶	حیدرآباد	یکم اگست	۱ "
۱۵	حیدرآباد	۲/اگست	قادیان	۶/اگست	-

● — نئی دہلی ۱۲/جون۔ سنگیت سوشلسٹ گروپ سے تعلق رکھنے والے لوک سبھا کے ممبر منی رام باگڑی نے وزیر اعظم کے روپیہ کی قیمت گرانے سے متعلق بات چیت کے دعوت نامہ کو مسترد کر دیا ہے۔ موصوف نے یو۔ این۔ آئی کے نمائندہ کو بتایا کہ مسز گاندھی کا یہ دعوت نامہ حزب مخالف سے تعلق رکھنے والوں کے لئے نیز جمہوریت قدروں کے لئے اہانت آمیز ہے۔ مسٹر باگڑی نے کہا کہ حکومت بار بار پارلیمنٹ میں اعلان کرتی رہی ہے کہ روپیہ کی قیمت نہ گرائی جائے گی۔ لیکن اجلاس ختم ہوتے ہی روپے کی قیمت گرا دی گئی۔ حزب مخالف کو اب مدعو کرنا عوام کو دھوکہ دینا ہے۔ مسٹر باگڑی نے کہا کہ روپیہ کی قیمت کم کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ گذشتہ اٹھارہ برسوں میں کانگریس نے ملک کا دیوالہ نکال دیا ہے۔ ہم اس بات کو بار بار کہہ چکے ہیں۔

● — نئی دہلی ۱۲/جون۔ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے آج عوام سے رابطہ قائم رکھنے کے سلسلہ میں اپنی دوسری تقریر میں تمام شہریوں، صارفین اور کارخانہ داروں دونوں سے اپیل کی کہ قیمتوں میں اضافہ نہ کریں اور ان کو ایک سطح پر قائم رکھیں تا کہ روپے کی قیمت گرانے سے جو فائدے حاصل ہونے والے ہیں وہ بے سود نہ ہو جائیں انہوں نے کہا کہ اس بات کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں کہ ہر شخص کو اناج، بناسپتی اور مٹی کا تیل مناسب داموں پر ملتا رہے ساتھوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ پچھلے دنوں میں قیمتیں چڑھتی ہیں اور اب بھی چڑھ رہی ہیں

جکارتہ ۱۲/جون۔ انڈونیشیا کے تین دن کے خیر سگالی دورہ کے بعد آج پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو وطن واپس روانہ ہو گئے۔ انہوں نے انڈونیشیا کے صدر اور اعلیٰ حکام سے گفتگو کی جس کا مقصد دونوں ملکوں میں گہرا تعاون قائم رکھنا ہے۔ وزیر خارجہ انڈونیشیا مسٹر آدم ملک نے انہیں ہوائی اڈہ پر رخصت کیا۔ دونوں وزراء خارجہ اگلے ماہ پاکستان میں ملاقات کریں گے جبکہ آدم ملک روس کے دورہ سے لوٹتے ہوئے پاکستان ٹھہریں گے۔

کوالالمپور ۱۲/جون۔ ملائشیا کے نائب وزیر اعظم تن عبدالرزاق نے پاکستان کی طرف سے ملائشیا کے سفارتی تعلقات کی بحالی کے سلسلہ میں خواہشات کا خیر مقدم کیا انہوں نے کہا کہ ملائشیا پاکستان سے تعلقات کی بحالی کا خیر مقدم کریگا۔